وطن عزیز اس وقت حالت جنگ میں ہے ریاست کے باغی عسکریت پسند ملک کو نقصان پہنچانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے رہے، ان کی کاروائیاں ملک کے خلاف ہیں کسی فرقے کے خلاف نہیں۔

علی ہجویریؒ کے مزار پر خودکش حملے کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی گھناؤنی سازش

حکومت متاثرہ فرقے کے دباؤ میں دیگر مکاتب فکر کو دیوار سے لگانے کے موڈ میں نظر آتی ہے۔

عسکریت پسند گروہوں کا مسلمانوں کے کسی مسلمہ مکتبۂ فکر سے کوئی تعلق نہیں۔ عقائد و مسائل میں جزوی ہم آہنگی محض اتفاق ہے، خیبر پختونخواہ میں آئے دن ہونے والے خودکش حملوں میں جاں بحق ہونے والے زیادہ تر لوگ دیوبند ہوتے ہیں۔

مساجد میں بھی خودکش حملے ہوتے رہے ہیں صرف رواں سال 30 خودکش حملوں میں 660 افراد مارے جاچکے اہل حدیث اور دیوبند مکاتب فکر کی معتبر علمی قیادت خودکش حملوں کی قطعی مذمت کرتی رہی ہے۔

مختلف مکاتب فکر کے ساتھ ریاست کے امتیازی رویئے فرقہ واریت، عسکریت پسندی اور دہشت گردی کا باعث ہیں، مخصوص فرقے دہشت گردی کی وارداتوں کو گروہی سیاست چمکانے کیلئے استعمال کرنے کا ظلم کررہے ہیں۔

کراچی (خصوصی تجزیہ) علی ہجویریؒ مزار المعروف داتا دربار لاہور میں 30 جون بروز جمعرات رات پونے گیارہ بجے دو خودکش حملہ آوروں نے ہجوم کے اندر خود کو اڑا لیا واقعہ میں 47 سے زائد افراد ہلاک اور تقریباً 175 زخمی ہوئے۔ دہشت گردی کا یہ واقعہ بھی اسی دہشت گردی کا تسلسل ہے۔ جو ملک میں جاری ہے۔ دہشت گردوں کا کبھی ٹارگٹ جی ایچ کیو ہوتا ہے۔ کبھی مسجدیں ہوتی ہیں۔ کبھی سیکورٹی کے ادارے کبھی بازار، کبھی تعلیمی ادارے، کبھی قبائلی جرگے کبھی جلوس اور جلسے ہوتے ہیں لیکن ان کی ہر کاروائی کا مقصد ایک ہوتا ہے وہ یہ کہ پاکستان جو ان کے نزدیک طاغوتی ریاست ہے امریکہ کی حاشیہ بردار ریاست ہے۔ جہاد کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اسے کسی طرح نقصان پہنچایا جائے اس ملک میں افراتفری اور انارکی پیدا کی جائے یہاں فرقہ واریت اور نفرتیں پھیلا کر اسے کمزور کیا جائے۔ ریاستی اداروں اور تمام محبّ وطن قوتوں کو داتا دربار خودکش حملوں کو بھی اسی تناظر میں دیکھنا چاہیے تھا لیکن بدقسمتی ہمارے ملک میں مفاد پر سیاسی مفادات اور گروہی اغراض کو فوقیت دی جاتی ہے لہٰذا داتا دربار حملوں کی آڑ میں متاثرہ گروہ نے اپنی سیاست چمکانے اور گروہی مفادات حاصل کرنے کیلئے حکومت کو بلیک میل کرنے کی روش اختیار کی واقعہ کو 10 دن گزرنے کے بعد بھی احتجاج اور حکومت پر دباؤ ڈالنے کا سلسلہ جاری ہے۔ مساجد اور

ٹی وی پروگراموں میں مخالف مکاتب فکر پر کیچڑ اچھالنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ریاست اور ریاستی ادارے حسب معمول غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دباؤ میں نظر آتے ہیں۔ اعلانیہ فرقہ پرستی کی باتوں پر کوئی روک ٹوک نہیں البتہ متاثرہ فرقے کے مطالبے پر کالعدم تنظیموں کی آڑ میں ریاستی ادارے بھی اہل حدیث اور دیو بند مکاتب فکر کو زیادہ سے زیادہ پابند کرنے اور ان کے دعوتی مواقع کو محدود کرنے اور بریلوی اور شیعہ مکاتب فکر کو زیادہ سے زیادہ آزادی دینے پر کمر بستہ نظر آرہے ہیں حدیبیہ کے صفحات میں ہم پہلے بھی لکھتے رہے ہیں کہ پاکستان میں صوفی ازم کا فروغ بین الاقوامی قوتوں کا ایجنڈہ ہے لہٰذا ریاستی ادارے اس راستے کو زیادہ آسان تصور کر رہے ہیں۔ ملک میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات قطعی فرقہ وارانہ نہیں عسکریت پسند گروہ مذہبی سے زیادہ سیاسی ہیں۔ مسلمانوں کے مسلمہ مکاتب فکر میں بعض کے ساتھ عقائد واعمال میں جزوی ہم آہنگی تو موجود ہے لیکن ان عسکریت پسندوں کی فکر ونظریات کلی طور پر کسی مکتبہ فکر سے ہم آہنگ نہیں یہی وجہ ہے کہ اہل حدیث اور دیو بند مکاتب فکر کے معتبر علماء اور معتبر جماعتیں عسکریت پسندوں کے اقدامات اور پالیسیوں کی قطعی حمایت نہیں کرتیں اور ہم حدیبیہ کے صفحات میں لکھ چکے ہیں کہ یہ عسکریت پسند گروہ کسی مکتبہ فکر کے تخلیق کردہ نہیں بلکہ ملکی مفادات کی چیمپین ایجنسیوں کے وضع کردہ ہیں۔ رواں سال ملک کے مختلف شہروں میں 30 خودکش حملے ہو چکے ہیں ان حملوں میں مجموعی طور پر 660 بے گناہ مارے گئے ہیں مہمند ایجنسی کے حالیہ خودکش حملے میں 70 سے زائد افراد جاں بحق ہوئے اور یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں خودکش حملوں کا زیادہ تر نشانہ بننے والے دیو بند مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ حالات کو دیکھنے کا صحیح رخ یہی ہے کہ داتا دربار پر خودکش حملہ ملک میں ہونے والی دہشت گردی کا تسلسل ہے اسے فرقہ وارانہ رنگ دینے والے دراصل خود فرقہ واریت پھیلانے کا باعث ہیں جب کسی معاملے کا حقائق کے برعکس تجزیہ کیا جائے گا تو نتائج بھی غلط نکلیں گے ریاستی ادارے ان غلط نتائج کی بنیاد پر جو اقدامات کر رہے ہیں اور کریں گے وہ مسائل کو مزید سنگین بنانے کا باعث بن سکتے ہیں داتا دربار پر خودکش حملوں کے بعد جس طرح اعلانیہ وہابیوں، نجدیوں کے القابات سے جو تبرا کیا گیا ہے وہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کیلئے بہت کافی ہے ملکی میڈیا بھی ان حساس معاملات میں بدستور غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کئے ہوئے ہے اپنے عقائد کے مطابق مزارات کا تقدس بیان کرنا ان کے نزدیک کوئی فرقہ واریت نہیں متنازعہ نعرے لگانا غیر اللہ کو مدد کیلئے پکارنے کے عقائد بیان کرنا کوئی فرقہ واریت نہیں ہاں اگر کوئی کہے کہ صرف اللہ کو پکارو، کوئی کہے کہ مزارات کے کاروبار کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں تو فوراً ان خیالات پر فرقہ واریت کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ میڈیا اور ریاستی اداروں کو اپنا قبلہ درست کرنا ہوگا کسی بھی قسم کا امتیازی سلوک نفرتوں اور تعصبات میں اضافے کا باعث ہوگا جس کے نتیجے میں قوموں کی قومیں تباہ و برباد ہو جایا کرتی ہیں۔ (بشکریہ: ہفت روزہ ''حدیبیہ'' کراچی 11 جولائی تا 25 جولائی 2010ء)